اپنی ساس کی بہن سے شادی کرنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2577

تاریخ اجراء: 08 رمضان المبارک 1445ھ / 19 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ کیا داماد اپنی ساس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کے نکاح میں ہوتے ہوئے، داماد اپنی ساس کی بہن سے شادی نہیں کر سکتا، کیونکہ ساس کی بہن اس کی بیوی کی خالہ بن رہی ہے اور شرعی اصول کے مطابق بھانجی، خالہ کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ ہاں البتہ اگر اس شخص کی اپنی بیوی نکاح میں نہ رہی ہو (مثلاً طلاق دے دی اور اس کی عدت بھی گزر گئی یا بیوی فوت ہو گئی) تو اس صورت میں اگر کوئی اور ممانعت کی وجہ نہ ہو (مثلاً حرمت مصاہرت و رضاعت وغیرہ) تو وہ اپنی ساس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے، کیونکہ اس صورت میں بیک وقت بھانجی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرنا نہیں پایا جائے گا۔

چنانچہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں حدیث پاک ہے: واللفظ للبخاری "عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **کوئی شخص عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو ایک ساتھ (یعنی بیک وقت ایک نکاح میں) جمع نہ کرے**۔ (الصحیح البخاری، باب: لا تنکح المرأة علی عمتها، ج 5، ص 1965، دار الیمامة، دمشق)

ملک العلماء امام ابو بکر بن مسعود بن کاسانی فرماتے ہیں: "والجمع بين المرأة وعمتها وبنتها وبين خالتها مما قد حرمه الله تعالى على لسان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الذي هو وحي غير متلو على أن حرمة الجمع بين الأختين معلولة بقطع الرحم، والجمع ههنا يفضي إلى قطع الرحم، فكانت حرمة ثابتة بدلالة النص" ترجمہ: عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ اور عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کرنا

ان میں سے ہے کہ جس کو اللہ تعالی نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زبان اقدس کے ذریعے حرام فرمایا جو ایسی وحی ہے جس کی (قرآن کی طرح) تلاوت نہیں کی جاتی (حرام اس وجہ سے ہے کہ) دو بہنوں کو جمع کرنے کے حرام ہونے کی علت صلی رحمی کا نہ ہونا ہے اور یہاں (یعنی پھوپی و بھتیجی اور خالہ و بھانجی) کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا بھی قطع رحم کی طرف لے جاتا ہے لہذا ان کا نکاح دلالت النص کی وجہ سے حرام ہے۔(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج 02، ص 263، دار الكتب العلمية، بيروت)

بہار شریعت میں ہے"وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپی، بھتیجی کہ پھوپی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، **بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو ۲ عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا۔**"(بہار شریعت، ج 02، حصہ 07، ص 27، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net